احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

بدھ 12- مئی 1999ء - 25 محرم الحرام 1420 ہجری -12- ہجرت 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 104

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انصاف کی برکات

حضرت ابو سعیدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا-

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کو لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب اور اس کے قریب انصاف کرنے والا حاکم ہوگا- اور سخت ناپسندیدہ اور سب سے زیادہ دور ظالم حاکم ہوگا-

(جامع ترمذی کتاب الاحکام باب فی الامام العادل)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

تمام قویٰ کا بادشاہ انصاف ہے- اگر یہ قوت ہی انسان میں مفقود ہے تو پھر سب سے محروم ہونا پڑتا ہے-

انسان دنیا میں اس لئے نہیں آیا کہ وہ باطل کا ذخیرہ جمع کرے' بلکہ اسے حقیقت شناس اور حق پرست ہونا چاہئے-

دنیا میں چونکہ باطل بھی ہے اور کچھ تعجب نہیں کہ باطل پرست اسے سچ سے بھی زیادہ چمکدار دکھانا چاہیں' مگر دانشمند کو دھوکا نہیں کھانا چاہئے- اس کو لازم ہے کہ سچائی کو پورے طور پر پرکھے اور پھر قبول کرے-

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 24)

مجھے اس وقت اس نصیحت کی حاجت نہیں کہ تم خون نہ کرو کیونکہ بجز نہایت شریر آدمی کے کون ناحق کے خون کی طرف قدم اٹھاتا ہے- مگر میں کہتا ہوں کہ ناانصافی پر ضد کرکے سچائی کا خون نہ کرو- حق کو قبول کرلو اگرچہ ایک بچہ سے اور اگر مخالف کی طرف حق پاؤ تو پھر فی الفور اپنی خشک منطق کو چھوڑ دو- سچ پر ٹھہر جاؤ اور سچی گواہی دو- جیسا کہ اللہ جلشانہ فرماتا ہے فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور یعنی بتوں کی پلیدی سے بچو اور جُھوٹ سے بھی کہ وہ بت سے کم نہیں- جو چیز قبلہ حق سے تمہارا منہ پھیرتی ہے وہی تمہاری راہ میں بت ہے- سچی گواہی دو اگرچہ تمہارے باپوں یا بھائیوں یا دوستوں پر ہو- چاہئے کہ کوئی عداوت بھی تمہیں انصاف سے مانع نہ ہو-

(ازالہ اوہام- روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 550)

حقوق کی حفاظت

سہل بن سعدؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ کے پاس کوئی پینے کی چیز (غالباً دودھ تھا) لائی گئی- اس وقت حضورؐ صحابہؓ کے ساتھ تشریف فرما تھے- حضورؐ کی دائیں طرف ایک چھوٹی عمر کا لڑکا بیٹھا تھا اور حضورؐ کے بائیں طرف بڑی عمر کے بزرگ لوگ بیٹھے تھے- حضورؐ نے اپنے دائیں طرف بیٹھے ہوئے کم سن لڑکے سے کہا کہ اگر اجازت دو تو پہلے میں جو بزرگ میرے بائیں طرف بیٹھے ہیں ان کو پینے کے لئے دوں- اس پر لڑکے نے جواب دیا کہ نہیں حضورؐ میں آپؐ کے معاملہ میں اپنے پر کسی کو ترجیح نہیں لینے دوں گا- اس پر حضورؐ نے وہ پیالہ اس لڑکے کے ہاتھ میں دے دیا-

(بخاری کتاب الھبہ باب الھبۃ المقبوضۃ)

تمام بنی نوع انسان کے ساتھ آنحضرت ﷺ انصاف کا سلوک فرماتے

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

انسان فطرتاً کسی کی مصیبت کو دیکھ کر رحم کی طرف مائل ہو جاتا ہے- بہت سے لوگ جب کسی مجرم کو سزا ملتی دیکھتے ہیں تو باوجود اس علم کے کہ اس سے سخت جرائم سرزد ہوئے ہیں ان کے دل کو دکھ پہنچتا ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ اب اس شخص سے جرم تو ہو ہی گیا ہے اور یہ تائب بھی ہے اسے چھوڑ دیا جائے تو اچھا ہے لیکن یہ ایک کمزوری ہے اگر اس جذبہ سے متاثر ہو کر مجرموں کو چھوڑ دیا جائے تو گناہ اور جرائم بہت ہی بڑھ جائیں-

فطری رحم کے علاوہ جب کسی بڑے آدمی سے جرم ہو تو لوگ عام طور پر نہیں پسند کرتے کہ اسے سزا ملے اور اس کی بڑائی سے متاثر ہو کر چاہتے ہیں کہ اسے کسی طرح چھوڑ دیا جائے بلکہ بڑے دولت مند یا کوئی دنیاوی وجاہت رکھنے والے آدمی تو روپیہ اور اثر خرچ کرکے ایک ایسی جماعت اپنے ساتھ کر لیتے ہیں کہ جو مشکلات کے وقت ان کا ساتھ دیتی ہے اور باوجود قانون کی خلاف ورزی کے اپنے جتھے کی مدد سے اپنے جرائم کے اثر سے بچ جاتے ہیں-

ان قوموں میں جن کے اخلاق گر جاتے ہیں اور جن کے افراد میں طرح طرح کی بدیاں آ جاتی ہیں ان میں خصوصاً یہ رواج عام ہو جاتا ہے کہ بڑے لوگ قانون کے خلاف عمل کرکے بھی بچ جاتے ہیں اور صرف غرباء ہی سزا پاتے ہیں-

رسول کریم ﷺ اس بات کے سخت مخالف تھے اور آپؐ کا جو معاملہ خدا کے ساتھ تھا اور جس طرح آپؐ تمام بنی نوع انسان سے ساتھ یکساں سلوک کرنا چاہتے تھے اس کے لحاظ سے آپؐ کبھی پسند نہ کرتے تھے کہ احکام شریعت سے امراء کو مستثنیٰ کرکے غرباء ہی کو اس کا مکلف سمجھا جائے بلکہ آپؐ باوجود ایک رحیم دل اور ہمدرد طبیعت رکھنے کے ہمیشہ احکام شریعت کے جاری کرنے میں محتاط رہتے اور مجرمین کو سزا سے بچنے نہ دیتے اور جس طرح آپؐ غرباء کو سزا دیتے امراء بھی اسی طرح احکام شریعت کے ماتحت جکڑے جاتے اور اس معاملہ میں آپؐ بڑے غیور تھے-

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ بنی مخزوم کی ایک عورت نے چوری کی اس پر لوگوں نے چاہا کہ کون ہے جو رسول کریمؐ سے اس عورت کے معاملہ میں سفارش کرے لیکن کسی نے اس کی جرأت نہ کی (کیونکہ رسول کریمؐ حدود کے قائم کرنے میں بڑے سخت تھے) آخر اسامہ بن زید رضی اللہ نے رسول کریمؐ سے ذکر کیا مگر آپؐ نے جواب دیا کہ بنی اسرائیل کی عادت تھی کہ جب ان میں کوئی شریف چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے مگر جب کوئی غریب چوری کرتا تو اس کا ہاتھ قطع کر دیتے- مگر میرا یہ حال ہے کہ اگر میری بیٹی فاطمہ بھی چوری کرے تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دوں-

اس واقعہ سے معلوم ہو سکتا ہے کہ آپؐ کا خدا سے کیا تعلق تھا اور واقعی اللہ تعالیٰ کی طرف سے دنیا میں خلیفہ تھے کیونکہ خلیفہ اسی کو کہتے ہیں کہ جو خدا تعالیٰ کے احکام کو دنیا میں جاری کرے اور یہ رسول کریمؐ ہی تھے کہ جو بغیر کسی کے خوف ملامت کے حدود اللہ کا قیام کرتے اور کسی کی رعایت نہ کرتے-

(انوار العلوم جلد 1- ص 487-489)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2-50 روپے

مرتبہ حافظ عبدالحلیم صاحب

اردو کلاس کی باتیں نمبر 49

نمبر 274
ریکارڈ شدہ 25-اپریل 97ء

حصہ دوم

چشمہ پھوٹا

کھجوریں ختم ہو گئیں پانی ختم ہو گیا سخت بے چینی کی کیفیت میں حضرت اسماعیل ریت پر تڑپنے لگے اور اس حالت کو دیکھا نہیں جاتا تھا۔ حضرت ہاجرہ بھی سخت بے چین ہو کر پہلے ادھر ادھر دیکھتی رہیں پھر وہاں دو پہاڑیاں ہیں ایک صفا اور ایک ہے مروہ۔ تو صفا اور مروہ کے اوپر وہ بار بار چڑھتی تھیں اور دیکھتی تھیں کہ شاید کوئی قافلہ آ رہا ہو پھر بے چین ہو کر دوسری طرف لوٹیں پھر بے چین ہو کر دوسری طرف لوٹیں پہلے صفا پر گئیں پھر مروہ پر گئیں سخت بے چینی کی حالت میں سات چکر لگائے اور کوئی پانی کا امکان نہیں اور اتنی دردناک حالت تھی کہ وہ بچے کی طرف دیکھ بھی نہیں سکتی تھیں اچانک ان کی نظر پڑی کہ ایک فرشتہ انسانی شکل میں دکھائی دیا جو زور زور سے کسّی مار رہا تھا اور حضرت ہاجرہ کو تعجب ہوا کہ دیکھیں تو سہی۔ دیکھا تو حضرت اسماعیل کی ایڑیوں کے نیچے سے پانی بہہ رہا تھا تو خدا تعالیٰ نے حضرت اسماعیل کا جو رونا تھا جو پکار تھی وہ سن لی اس لئے میں کہتا ہوں یہ واقعہ دو طرح سے ہوا ایک ابراہیمؑ کی دعا سنی گئی اور اسماعیل عطا ہوا اور ایک حضرت اسماعیلؑ کی پکار سنی گئی اور خدا نے پانی بہا دیا۔ حضرت ہاجرہ نے اس کے لئے اینٹ پتھر اکٹھے کر کے اس کے گرد ایک حوض سا بنا دیا تاکہ پانی ضائع نہ ہو جائے۔ رسول اللہ ﷺ یہ واقعہ سناتے ہوئے فرماتے تھے۔ "ہاجرہ" نے کیا کیا؟ محدود کر دیا اگر وہ ایسا نہ کرتیں تو اللہ تعالیٰ کی رحمت کا چشمہ بہہ پڑتا اور ریگستان صحرا کو بھی سیراب کرتا۔

اللہ پر توکل

رسول اللہؐ کے اس فقرے سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کو اللہ پر توکل کتنا تھا اور ہم سب کو یہ سبق دیا کہ اللہ کی رحمت کو محدود نہ کیا کرو یہ کامل یقین رکھو کہ جس نے یہ چشمہ نکالا ہے اور زندہ کرنے کے لئے نکالا ہے وہ اسے خشک کیسے کر دے گا خود بخود۔ اس لئے خدا پر توکل کا تقاضا یہ تھا کہ پانی کو بہنے دیتیں اور سارے عرب کے لئے عظیم الشان پانی کا سامان میسر آتا جو دریا بن جاتا۔ مگر خدا نے وہ دریا بعد میں چلانا تھا حضرت محمد رسول اللہؐ کے ذریعے اس لئے وہ بھی محدود ہی تھا پس اللہ تعالیٰ کی بھی حکمتیں ہوتی ہیں۔ حضرت ہاجرہ کے دل میں جو یہ بات ڈالی تھی وہ اس لئے تھی کہ اس فیض نے بھی محدود ہی رہنا تھا اور اس چشمے نے بعد میں رسول اللہؐ کے ذریعے پھوٹنا تھا اور وہ روحانی چشمے کے طور پر حضرت محمد رسول ﷺ کے زمانے میں جاری ہونا تھا پس اس لحاظ سے حضرت اسماعیلؑ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے جد امجد بنتے ہیں۔ حضرت اسماعیلؑ کا بچپن وہاں اس طرح گذرا کہ حضرت ابراہیم آتے جاتے رہتے تھے۔

اسحاق کی پیدائش

اس دوران ایک اور واقعہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سارہ پر بھی فضل فرمایا اور ان کے لئے ایک بیٹے کی خوشخبری حضرت ابراہیمؑ کو دی پہلے ہی حضرت ابراہیمؑ بوڑھے ہو چکے تھے جب حضرت اسماعیلؑ پیدا ہوئے اور اس کے تھوڑے عرصہ بعد جب حضرت اسحاقؑ کی پیدائش کی خوشخبری ملی تو حضرت سارہ جو جوان تھیں اب بوڑھی ہو چکی تھیں کو بیٹے کی خوشخبری ملی کہ فرشتہ آیا ہے اور کہا میں تجھے ایک پاک بیٹے کی خوشخبری دیتا ہوں جو ایسا ہو گا حضرت سارہ نے جب یہ سنا تو تعجب سے کہا کیا کہہ رہے ہو؟ اس بڑھیا کے بچہ ہو گا؟ اس فرشتے نے کہا: "اللہ کے حکم سے مایوس نہ ہو یہ اللہ کا حکم ہے ایسا ہی ہو گا" چنانچہ حضرت سارہ کی عمر اس وقت کافی بڑی تھی یعنی بعض کہتے ہیں کہ ساٹھ سال کی تھی لیکن اگر 60 نہ بھی ہو تو 60 میں بھی بچے ہو جاتے ہیں میں نے خود دیکھا کہ افریقہ میں ایک عورت کے گھر 60 سے بھی اوپر کی عمر میں بچے پیدا ہوئے انیس بچے تھے اور ان کی تسلی نہیں ہو رہی تھی چنانچہ آصفہ میری بیوی سے انہوں نے درخواست کی کہ حضرت صاحب سے دعا کی درخواست کریں کہ مجھے بچوں کا بہت شوق ہے اور میرے اور بچے پیدا ہوں۔ آصفہ کو بیچاری پر بہت رحم آیا اس نے کہا اتنی بڑی ہو گئی ہے بیچاری کا ابھی تک کوئی بچہ نہیں اس نے کہا آپ کا ابھی تک کوئی بچہ نہیں۔ تو اس نے کہا نہیں اٹھارہ انیس ہیں اتنے تو ہیں لیکن ابھی دل نہیں بھرا۔ تو بچے بڑی عمر میں بھی ہو جاتے ہیں لیکن وہ بچہ تو خدا تعالیٰ کی خاص رحمت کے نتیجے میں ہوا تھا۔ اس لئے اسحاق کی خوشخبری جب ملی تو انہوں نے کہا ہائے میں بڈھی۔ میرے اب کہاں سے بچہ ہو گا۔ لیکن دل اندر سے بہت چاہتا تھا ویسے ہی اوپر سے کہہ رہی تھیں چنانچہ حضرت اسحاقؑ پیدا ہوئے اور خدا تعالیٰ نے نبیوں کا جو پہلا سلسلہ شروع کیا وہ حضرت اسحاقؑ کی نسل سے تھا۔

توحید کا چشمہ

حضرت رسول اللہؐ کے زمانے تک اس سے

باقی صفحہ 7 پر

میں ہوں غلام قادر مطلق

کیا کیا ادا و ناز دکھاتا ہوا گیا
کتنے دلوں پہ برق گراتا ہوا گیا

ماں باپ کا جہان میں وہ نام کر گیا
انکی جبیں پہ چاند سجاتا ہوا گیا

کم گو بہت تھا کچھ بھی زباں سے کہے بغیر
وہ داستانِ عشق سناتا ہوا گیا

مسجود سامنے تھا لہو سے وضو کیا
ہر قطرہ اپنے خوں کا بہاتا ہوا گیا

وہ دلفریب، خوبرو، خوش خو حسیں جواں
اپنی الگ ہی شان دکھاتا ہوا گیا

ہر قطرہ خون کا گل و لالہ میں ڈھل گیا
ہر گام پہ گلاب کھلاتا ہوا گیا

وہ اپنی ہم سفر کو بڑی چھوٹی عمر میں
اک معتبر وجود بناتا ہوا گیا

کتنے دلوں کی ساتھ وہ تسکین لے گیا
اور ساتھ ہی سکوں بھی دلاتا ہوا گیا

اس خاندان کا وہ حسیں، دلربا سپوت
اسکا وقار و مان بڑھاتا ہوا گیا

میں ہوں غلامِ قادرِ مطلق اسی کا ہوں
ہر حال میں یہ عہد نبھاتا ہوا گیا

اک یار دلربا کے لبوں پہ ہیں اس کے وصف
وہ رشک کے چراغ جلاتا ہوا گیا

گل رنگ پتیاں سی بکھرتی چلی گئیں
شہرِ وفا کی راہ سجاتا ہوا گیا

صاحبزادی امتہ القدوس بیگم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر راجہ نصر اللہ خان صاحب

قسط اول

کیا شخص تھا کہ بانٹنے آیا تھا رنگ و نور

اخلاق و کردار - سادہ زندگی - دل بایار - وقت کی پابندی

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب پاکستانی دانشوروں کی نظر میں

قائداعظم کے دست راست اور پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان کو اللہ تعالیٰ نے شروع سے ہی غیر معمولی نیکی و پاکیزگی قابل رشک علم و فراست بے پناہ قوت یادداشت اور منفرد لیاقت و قابلیت سے نوازا تھا- جس کا اعتراف اپنوں اور غیروں سب نے بر ملا اور بار بار کیا- موقر جرائد ماہنامہ خالد (خصوصی نمبر- دسمبر ۱۹۸۵ء جنوری ۱۹۸۶ء) ماہنامہ انصار اللہ (خصوصی نمبر نومبر- دسمبر ۱۹۸۵ء) اور ماہنامہ تشحیذ الاذہان (ستمبر ۱۹۸۵ء) نے حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان کی مایہ ناز شخصیت اور بے مثال ملی، قومی اور عالمی خدمات سے متعلق وطن عزیز کے ممتاز اہل علم و دانش کے تاثرات پر مشتمل قیمتی مواد شائع کیا- جسے مختلف عناوین کے تحت ترتیب دے کر قارئین کرام کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے (حوالے مضمون میں مختصر کر دیئے گئے ہیں)

اخلاق و کردار

(الف) محترم جسٹس ڈاکٹر جاوید اقبال چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ اپنے ایک انٹرویو میں بیان کرتے ہیں-

"چوہدری صاحب بڑے بااخلاق اور اصول کے پکے تھے اور ان کے اصول اس قسم کے تھے کہ مثلاً طوفان ہو' آندھی ہو' بارش ہو' کسی بھی قسم کا موسم ہو وہ صبح کی سیر ضرور کرتے تھے اور سیر کرتے ہوئے اتنی تیز چلتے تھے کہ میں اگر ان کے ساتھ ہوتا تو ان کے ساتھ قدم ملانا مشکل ہو جاتا تھا.....وہ رات کو دس بجے معمول کے دفتری کام ختم کر کے آرام کرتے تھے اور صبح سویرے اٹھ کر عبادت کرتے تھے- اسی طرح وہ دفتر میں سب سے پہلے پہنچتے تھے- اگر میٹنگ نو بجے رکھی ہوئی ہے تو نو بجنے میں ایک منٹ پر وہ مقررہ جگہ پر پہنچ جاتے تھے- دیگر معاملات میں سادگی ان کا مخصوص شعار تھی- میرا خیال ہے کہ انہوں نے جتنے منصب سنبھالے ہیں بہت کم لوگ ایسے ہوں گے جنہوں نے اتنی ساری ذمہ داریاں بیک وقت اٹھائی ہوں- پھر اتنی لمبی عمر پائی ہو- مختلف ادوار بھی دیکھے ہوں اور مختلف مناصب پر بھی فائز رہے ہوں لیکن اس کے باوجود ان کے جاننے والوں کو یہ علم ہے کہ وہ کتنے منکسر المزاج تھے- ان کی انکساری اور ان کا عجز اپنی جگہ ایک مثال تھا-"

(خالد ص 94'93)

(ب) سابق چیف جسٹس پاکستان محترم جسٹس انوار الحق صاحب اپنے ایک انٹرویو میں اس طرح بیان فرماتے ہیں-

"ایک تو ان کی شفقت اور محبت کا تاثر ہے وہ عمر میں مجھ سے پچیس سال بڑے تھے- اس دوران ایک نسل کا فرق پڑ جاتا ہے- باپ بیٹے کا بھی بسا اوقات اتنا ہی فرق ہوتا ہے- اس کے باوجود جب ہم ان سے بات چیت کرتے تو وہ ہمیشہ وزنی دلائل کے ساتھ اپنے نقطہ نظر کی تشریح کرتے تھے- تحکمانہ انداز نہیں ہوتا تھا کہ جو میں نے کہہ دیا وہی درست ہے اسے تسلیم کرو اس پر عمل پیرا ہو- ان کا یہ طریق بھی نہ تھا کہ نوجوانوں کو کم عقل سمجھ کر ان سے تفصیلی بات نہ کی جائے- ان کی یادداشت بہت زبردست تھی- حقائق' اعدادوشمار' واقعات' دن' تاریخ اور ان لوگوں کے نام جن کے ساتھ ان کو واسطہ پڑا ہو یہ سب چیزیں انہیں تفصیل کے ساتھ یاد رہتی تھیں- اور لندن میں تو اکثر ان کے ساتھ یہ مذاق رہتا تھا کہ میں انہیں اپنے بیٹے کے گھر سے ٹیلی فون کیا کرتا اور ان سے کہتا کہ آپ میرا فون نمبر نوٹ کر لیں تو فرماتے کہ تمہارا وہی نمبر نہیں جو پچھلے سال تھا- اور پھر وہ نمبر بتا دیتے- حالانکہ وہ نمبر خود مجھے اپنی نوٹ بک سے دیکھنا پڑتا تھا-"

(ماہنامہ خالد ص 97)

جسٹس انوار الحق صاحب بیان کرتے ہیں-

"قدرت کی طرف سے ہر کسی کو یہ ہمہ گیری ودیعت نہیں ہوتی باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بڑا صاحب المرتبت بنایا تھا- وہ بڑے ملنسار تھے اور بڑے ہی منکسر المزاج تھے- جتنے لوگوں سے ان کا تعلق پیدا ہوا مجھے یہ احساس ہے کہ انہوں نے آخر دم تک اس تعلق کو پورے خلوص کے ساتھ نبھایا اور کسی کو یہ احساس نہیں دلایا کہ میں بڑے بڑے عہدوں پر فائز ہوں- اس عمر میں پہنچ کر انسان کے مزاج میں چڑچڑاپن پیدا ہو جاتا ہے- مگر وہ اس سے یکسر مبرا تھے- تحمل' بردباری اور شگفتگی آخر تک قائم رہی- دنیا کے ہر خطے اور وہاں کے لوگوں سے ان کی واقفیت تھی- ان کی گفتگو اور مجلس اتنی دلچسپ ہوتی تھی کہ آدمی اکتاہٹ محسوس نہیں کرتا تھا-"

(خالد ص 98)

ج تحریک پاکستان کے سرگرم کارکن اور مشہور مسلم لیگی لیڈر محترم جناب شوکت حیات صاحب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی خوبیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں-

ا "چوہدری صاحب سے میری پہلی ملاقات اس زمانہ میں ہوئی جب میں علی گڑھ سکول میں پڑھتا تھا- اور اپنے والد صاحب کے ساتھ لاہور آیا تھا- وہ میرے والد صاحب کے دوست تھے- میں بھی ان سے بے تکلف ہو گیا- چوہدری صاحب کی یہ خوبی تھی کہ وہ ہر عمر کے آدمی کے ساتھ گھل مل جاتے اور اس کے مذاق کے مطابق باتیں کرتے-

(خالد ص 100)

اا سردار صاحب مزید فرماتے ہیں-

"وہ بڑے ملنسار تھے- ان کی سرشت میں وفاداری کا مادہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا- اپنے پرانے تعلقات کو ہمیشہ یاد رکھتے تھے- آدمی ان کے اخلاق کے کس کس پہلو پر بات کرے وہ بڑے اعلیٰ اور ارفع انسان تھے-" (خالد ص 101)

د- محترمہ شہزادی عابدہ سلطان آف بھوپال کے قلبی تاثرات

"بہت عظیم انسان تھے اور بہت زبردست انسان تھے اور انسان ہی کی حیثیت سے میرے دل میں ان کی عزت ہے- وزرائے خارجہ روز آتے جاتے ہیں- اصل چیز تو انسانیت ہوتی ہے اور یہ صفت چوہدری صاحب میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی-" (خالد ص 105)

ر- جناب افضل حیدر رکن پاکستان بار کونسل کے مشاہدات کا نچوڑ-

"چوہدری صاحب کے میرے والد سید محمد شاہ صاحب کے ساتھ بڑے گہرے تعلقات تھے اور دونوں کا ایک دوسرے کے ہاں بہت آنا جانا تھا- چوہدری صاحب نے سیالکوٹ میں ہمارے ہی مکان میں پریکٹس کا آغاز کیا- وہ بڑے منکسر المزاج اور پُرخلوص انسان تھے- دوستوں سے بہت پیار کا تعلق رکھتے تھے- ان میں انسانی اقدار کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھیں ان کے پائے کا کوئی انسان میں نے آج تک نہیں دیکھا- چوہدری صاحب ایک عظیم انسان تھے- ہر مخاطب کے لحاظ سے ان کا رویہ بہت اعلیٰ اور قابل قدر ہوتا تھا- ان کی مجلس میں معاشرے کے اونچے اور نیچے دونوں طبقوں کے لوگ ہوتے تھے مگر کسی کو یہ شکوہ نہیں ہو سکتا تھا کہ حسب مراتب اس کی قدر نہیں کی گئی- ان کے گاؤں سے آنے والا پٹواری بھی ان کے گھر سے ویسا ہی خوش جاتا تھا جیسا کوئی مرکزی وزیر-" ص 108)

س- ڈاکٹر سید ظفر حیدر پروفیسر میو ہسپتال لاہور برادر سید افضل حیدر بیان کرتے ہیں-

"مجھے ڈاکٹری کی اعلیٰ تعلیم کے لئے انگلستان بھجوانے کا انتظام آپ نے ہی کیا- یہ آپ کی غریب نوازی تھی- وہ جب بھی لاہور میں آتے تو میرے والد مرحوم سے ملنے ضرور آیا کرتے تھے- ان کی عظمت ان کے خلوص میں تھی- بڑی لگن سے سب کے بارے میں پوچھتے- ہر اک کا نام ان کو یاد ہوتا اس کو سلام بھجواتے- وہ وائسرائے کونسل کے رکن تھے اور میرے والد ایک تحصیل کے معمولی وکیل تھے یعنی آدمی کہاں سے کہاں پہنچ گیا مگر وہ اپنے دیرینہ تعلقات کو بھولتے نہیں تھے- جب آپ نے میرے انگلستان جانے کا انتظام کر دیا تو آپ لاہور سے کراچی جا رہے تھے- مجھے اپنے ساتھ اپنے سیلون میں بٹھا لیا اور تمام راستہ انگلستان کے بارے میں ضروری باتیں بتاتے رہے کراچی جا کر میں ان کے گھر ہی مقیم ہوا- رات کے کھانے پر وہ میز پر بیٹھے تھے میں بھی ساتھ تھا- ان کے گاؤں ڈسکہ کا ایک پٹواری بھی میز پر موجود تھا اور ٹھیٹھ پنجابی لہجہ میں آپ سے باتیں کر رہا تھا- چوہدری صاحب بڑے انہماک سے اس کی باتیں سن رہے تھے- اتنے میں سابق وزیر اعظم چوہدری محمد علی صاحب جو اس وقت وزیر خزانہ تھے چوہدری صاحب سے ملنے تشریف لائے- چوہدری صاحب نے انہیں بھی میز پر بٹھا لیا ان کے آنے کی وجہ سے وہ پٹواری جو اپنی بات کر رہا تھا خاموش ہو گیا- چوہدری صاحب نے اسے کہا تم اپنی بات جاری رکھو- اس نے کچھ ہچکچاہٹ کا اظہار کیا جس کا مطلب یہ تھا کہ ملک کا وزیر خزانہ محفل میں شامل ہو گیا ہے- اب میرا خاموش رہنا بہتر ہے- چوہدری صاحب فوراً بھانپ گئے اور مسکراتے ہوئے بولے جس طرح تم میرے مہمان ہو اسی طرح چوہدری صاحب (محمد علی) میرے مہمان- یہ کہہ کر چوہدری محمد علی صاحب کی طرف دیکھ کر مسکرائے اور پوچھا کیوں جی چوہدری صاحب! میں نے درست کہا' چوہدری محمد علی صاحب کیا بولتے؟ فوراً کہا "جی بالکل ٹھیک' بالکل ٹھیک" چنانچہ اس پر اس پٹواری نے اپنی گفتگو دوبارہ شروع کر دی- اس چھوٹے سے واقعے سے ایک چیز واضح ہوتی ہے چوہدری صاحب کسی بھی شخص کو اس کے دنیاوی مقام کی وجہ سے کم تر نہیں سمجھتے تھے- ان کی عظمت کردار یہ تھی کہ کم مرتبہ لوگوں کو بلند کر کے خوش ہوتے تھے- ایک اور بات یہ بھی ہے کہ جب لاہور سے چلنے لگے تو روانہ ہونے سے پہلے حضرت صاحب کی دعاؤں کی ایک کتاب کسی سے لی اور پھر سارا راستہ وہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائیں دھراتے رہتے۔"

(انصار اللہ صفحہ 38)

ط- جناب افضل حیدر رکن پاکستان بار کونسل و سابق صدر ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن لاہور بیان کرتے ہیں:-

ا "ایک واقعہ میں بیان کرتا ہوں جب آپ وزیر خارجہ تھے۔ مجھے پتہ چلا کہ آپ آئے ہوئے ہیں۔ میں اپنی کار میں بیٹھا اور ان کے گھر چلا گیا۔ جا کر دیکھا تو گھر کے باہر کوئی چوکیدار مالی وغیرہ نظر نہ آیا۔ خیر میں گیا گھنٹی بجائی چوہدری صاحب خود ہی باہر تشریف لائے اور مجھے دیکھتے ہی کہا بغیر ٹیلی فون کئے کیوں آئے ہو میرے گھر میں کابینہ کی میٹنگ ہو رہی ہے۔ یہ بات سنتے ہی میں شرمندہ بھی ہوا اور گھبرا بھی گیا۔ عرض کیا پھر معذرت چاہتا ہوں مجھے اجازت دیں۔ چوہدری صاحب بولے نہیں! اب آئے ہو تو چند منٹ یہاں بیٹھو میں کابینہ کی میٹنگ سے پانچ منٹ کی اجازت لے کر آتا ہوں۔ میں نے بہتیرا کہا کہ مجھے جانے دیں مگر فرمانے لگے نہیں! اب تم آئے ہو تو چند منٹ بیٹھو۔ پھر اندر جا کر کابینہ سے پانچ منٹ کی اجازت لی۔ کس کے لئے؟ میرے ایک دوست کے بیٹے کے لئے۔ اور اس میں بھی کئی سبق پنہاں تھے مگر اس کے لئے جو ان کے دوست کا بیٹا تھا۔ چنانچہ واپس آئے مجھ سے باتیں کرنے لگے۔ پھر یہ دیکھ کر میں اس صورت حال سے نروس ہو چکا ہوں مجھے ایک کتاب دی کہ اس کا ایک صفحہ مجھے پڑھ کر سناؤ۔ اس طرح میری پریشانی دور کی۔ پانچ منٹ مکمل ہوئے تو مجھے جانے کی اجازت دی اور گاڑی تک چھوڑنے آئے۔ یہ ان کی شفقت کا مظاہرہ تھا۔" (انصار اللہ ص 40)

اا "ایک دفعہ میں نے اپنی بیوی کے بھائی کے کیمبرج میں داخلے کے لئے چوہدری صاحب کو لکھا۔ چوہدری صاحب کو جب میرا خط ملا تو آپ امریکہ سے پاکستان آنے والے تھے اور آپ نے نیویارک سے سیدھے پاکستان آنا تھا۔ آپ نے شفقت فرمائی اور تکلیف کر کے لندن میں سفر کا تسلسل منقطع کیا اور میری بیوی کے بھائی کے داخلہ کا بندوبست فرمایا۔" (انصار اللہ ص 41)

ع- سابق سفیر پاکستان متعینہ مصر' سابق صوبائی وزیر خزانہ سابق صدر بار ہائی کورٹ لاہور جناب سید احمد سعید کرمانی صاحب کہتے ہیں۔

ا "میں چھٹی ساتویں کلاس کا طالب علم تھا۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب 37-36ء میں ہندوستان کی مرکزی حکومت میں وزیر ریلوے تھے..... میں بذریعہ ٹرین امرتسر سے لاہور جا رہا تھا۔ جبکہ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب دہلی سے لاہور آ رہے تھے۔ ان کی ٹرین امرتسر میں رکی اور بہت سے ضلعی افسران' مقامی معززین' خان بہادر رائے بہادر خان صاحبان چوہدری صاحب کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ پولیس نے گھیرا ڈال رکھا تھا اور کسی عام آدمی کو ادھر نہ جانے دیتی تھی۔ چوہدری صاحب کا نام سن کر عام آدمی بھی بڑی تعداد میں اکٹھے ہو گئے میں بھی اشتیاق کے مارے اس مجمع میں کھڑا چوہدری صاحب کو دیکھ رہا تھا۔ یکایک میں نے دیکھا کہ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے پولیس کے اس حلقے کو توڑا اور ریلوے کے ایک معمولی سے ملازم کی طرف بڑھے جو ذرا دور کھڑا تھا۔ وہ شخص ٹکٹ ایگزامینر یا ٹکٹ کلکٹر قسم کا کوئی ملازم تھا اور سیالکوٹ میں چوہدری صاحب کا کلاس فیلو رہا تھا۔ آپ اس کی طرف گئے اسے ملے اور کہا کہ تم میرے دوست ہو مجھے دیکھ کر ملنے کیوں نہیں آئے؟ وہ شخص بولا کہ آپ کے ارد گرد اتنے بڑے بڑے افسران تھے کہ میں حاضر ہونے کی جرأت نہ کر سکا۔ وہ چوہدری صاحب کی اس قدر افزائی پر حیران بھی تھا اور خوش بھی۔ ہم سب لوگ چوہدری صاحب کے اخلاق کی اس عظمت کو دیکھ کر بہت متاثر ہوئے کہ اتنا بڑا آدمی اور ایسے معمولی شخص سے ملنا بھی اسے کوئی عار محسوس نہ ہوا۔" (انصار اللہ ص 47)

اا "قائد اعظم کی طرح پاکستان کے پہلے وزیر اعظم لیاقت علی خان بھی چوہدری صاحب کی بہت عزت کرتے تھے۔ ایک دفعہ کابینہ میں چوہدری صاحب اور لیاقت علی خان میں ہلکی سی ناراضگی پیدا ہو گئی۔ چوہدری صاحب نے کابینہ سے استعفیٰ دینے کا خیال کر لیا۔ لیاقت علی خان کو پتہ چلا تو انہوں نے چوہدری صاحب کو ٹیلی فون کیا اور کہا میں اکیلا آدمی ہوں ہم سب نے مل کر اس جہاز کو چلانا ہے۔ آپ ناراض نہ ہوں اور استعفیٰ کا خیال چھوڑ دیں۔ اس گفتگو کا چوہدری صاحب کی طبیعت پر بہت اچھا اثر پڑا۔ چوہدری صاحب نے مجھے یہ واقعہ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ لیاقت علی خان کے ٹیلی فون پر میں نے اپنا ارادہ بدل دیا۔ چوہدری صاحب کہتے تھے لیاقت علی خان صاحب درد آدمی تھے۔" (انصار اللہ ص 53)

وقت کی قدر اور سادہ زندگی

ا- سابق چیف جسٹس پاکستان محترم جسٹس انوار الحق صاحب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی قابل رشک صفات کا تذکرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں:-

"ایک اور چیز وقت کی پابندی تھی۔ جو بھی وقت دیتے اس پر پہنچ جاتے۔ ایک دفعہ لندن میں مجھے آپ کے ساتھ کہیں جانا تھا وہ میرے مکان پر مجھے لینے کے لئے آ گئے۔ چوہدری صاحب انور کاہلوں کے ساتھ کار میں تھے۔ میں نے کہا چوہدری صاحب آپ نے کیوں تکلیف کی ہم خود آپ کے پاس پہنچ جاتے تو کہنے لگے تم میرے مہمان کی حیثیت سے آ رہے تھے تو میں نے سوچا کہ میں خود آ کر آپ کو اپنے ہمراہ لے چلوں۔ انور کاہلوں صاحب کہنے لگے آپ کو پتہ نہیں ہمارا پونے آٹھ بجے پہنچنے کا پروگرام تھا۔ چوہدری صاحب نے سات بجے سے مجھے کہنا شروع کر دیا کہ تم مجھے لے کر انوار صاحب کے پاس پہنچو۔ وقت کی پابندی کے متعلق میری عمر بھر کی روایات تم آج مجھے لیٹ کروا کر توڑ دو گے۔ بظاہر یہ ایک چھوٹی سی بات ہے لیکن اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ انہوں نے اپنی زندگی کو کس طرح منظم کیا ہوا تھا۔ اس عمر میں اگر وہ تھوڑا سا لیٹ بھی ہو جاتے تو کوئی حرج نہیں تھا۔ مگر انہوں نے اسے بھی گوارہ نہ کیا۔" (خالد ص 97)

ب- تحریک پاکستان کے سرگرم کارکن اور مشہور مسلم لیگی لیڈر محترم جناب سردار شوکت حیات صاحب بیان کرتے ہیں۔

"مجھے ان کی حیرت انگیز سادگی پر بڑا تعجب ہوا۔ چند سال پیشتر جب وہ انگلستان میں مقیم تھے تو میں ایک دفعہ ان سے ملنے گیا۔ ان کی رہائش احمدیہ مشن کے ساتھ ایک بہت چھوٹے سے کمرہ میں تھی۔ انہوں نے خود ہی چائے بنا کر مجھے پلائی۔ وہ اپنا بستر بھی خود ہی ٹھیک کرتے تھے۔ کسی دوسرے کی مدد کے طالب نہیں ہوتے تھے۔ ان کی زندگی بہت ہی سادہ تھی۔ کوئی دوسرا آدمی انہیں دیکھ کر یہ محسوس نہیں کر سکتا تھا کہ یہ عالی مرتبت انسان ہے اور بین الاقوامی عدالت کا صدر رہا ہے۔" (خالد ص 101)

ج- محترمہ شہزادی عابدہ سلطان آف بھوپال اپنے ایک انٹرویو میں بیان کرتی ہیں۔

"اس سال (1954ء- ناقل) میں پہلی بار امریکہ گئی تھی۔ اس لئے دل میں خوف بھی تھا اور کچھ عجیب سے خیالات تھے کہ میں کہاں آ گئی ہوں۔ اس وفد میں میں تنہا عورت تھی۔ لہٰذا جب امریکہ پہنچ کر ایک ہوٹل میں ٹھہری تو وہاں دل نہیں لگا..... لہٰذا دو تین دن کے بعد خیال آیا کہ ہمارا اقوام متحدہ کا پاکستانی دفتر یہاں ہے تو وہیں جا کر کوئی کمرہ تلاش کر لوں۔ اور اس کمرے میں جا کے سو جایا کروں۔ اس وجہ سے میں نے اس دفتر کا اوپر سے لے کر نیچے تک خاموشی سے معائنہ کیا..... چوتھی منزل کے اوپر ایک بہت ہی چھوٹا سا کمرہ تھا۔ اس میں ایک ٹوٹا پھوٹا سا پلنگ پڑا تھا اور دوسری عام ضروریات بھی اچھی طرح مہیا نہ تھیں تو میں نے یہ حالت دیکھ کے سمجھا کہ غالباً یہاں چوکیدار رہتا ہو گا تو میں نے پوچھا کہ بھئی یہ کس کا کمرہ ہے تو معلوم ہوا کہ یہاں پاکستان کے وزیر خارجہ رہتے ہیں........ مجھے تو بہت برا لگا میں نے کہا کہ یہ کیا ہے ان کو اتنا الاؤنس ملتا ہے اتنی تنخواہ ملتی ہے ان کے سارے اخراجات گورنمنٹ ادا کرتی ہے اور یہ ایسی پھٹیچر جگہ میں پڑے ہوئے ہیں اور یہ بات ہماری بدنامی کا باعث ہے کہ ہمارا وزیر خارجہ اس طرح پڑا ہوا ہے..... چنانچہ پہلی فرصت میں میں نے ان سے بہت جھگڑا کیا۔ میں نے کہا ظفر اللہ صاحب آپ کو کوئی عار محسوس نہیں ہوتی کہ آپ اس طرح پڑے ہوئے ہیں تو ہنسنے لگے اور کہنے لگے کہ آپ اس سے کیا سمجھیں؟ میں نے کہا کہ میں یہی سمجھی کہ آپ سارا پیسہ بچاتے ہیں اور کسی اچھی جگہ میں نہیں رہتے۔ آپ ایسی بیہودہ جگہ میں رہتے ہیں اگر کوئی سنے یا دیکھے تو کیا کہے کہ پاکستانی وزیر خارجہ اس حال میں زندگی بسر کرتا ہے تو ہنسے اور کہنے لگے کہ دیکھئے کہ میں اپنی ذات پر صرف دو ڈالر یومیہ خرچ کرتا ہوں خواہ وہ ٹیکسی میں خرچ ہو جائیں' کیونکہ میں سگریٹ نہیں پیتا' شراب نہیں پیتا کچھ نہیں کرتا۔ میرے تو اخراجات کچھ بھی نہیں..... حالانکہ میں بہترین ہوٹل میں ٹھہر سکتا ہوں۔ اور گورنمنٹ مجھے تمام اخراجات دے گی۔ مجھے جو الاؤنس ملتا ہے میں ان میں سے صرف دو ڈالر یومیہ اپنے لئے رکھتا ہوں باقی تمام رقم میں رفاہی کاموں کے لئے دے دیتا ہوں۔ میرے دل میں ان کے لئے بڑی عزت پیدا ہوئی کہ بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اپنی زندگی کی پوری کمائی کو اپنے عقیدہ اور ایمان کی خاطر خرچ کر دیتے ہیں اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ کتنا ہی دیتے جاؤ ان کا پیٹ ہی نہیں بھرتا۔ غرض اس واقعہ نے میری نظروں میں ان کو اور بھی اونچا کر دیا۔" (خالد ص 105' 106)

د- جناب افضل حیدر رکن پاکستان بار کونسل اپنے مشاہدات کا نچوڑ اس طرح پیش کرتے ہیں۔

"چوہدری صاحب سادگی اور بے تکلفی کا مرقع تھے۔ مگر اس کے ساتھ ہی ان کی طبیعت میں نفاست اور مناسبت بھی بہت تھی۔ مثلاً کپڑے قیمتی نہ ہوتے مگر صاف ستھرے اور بے شکن۔ سوٹ پہنتے یا شلوار قمیض پر شیروانی زیب تن کرتے۔ یہ چیز ان کی اصول پسندی کا بھی بین ثبوت ہے۔ وہ اپنے مذہبی عقائد پر بڑی سختی سے قائم تھے۔" (خالد ص 108)

ر- نامور وکیل اور سابق وزیر قانون ایس۔ ایم۔ ظفر کے تاثرات۔

"آخری بار ان کی وفات سے تین ماہ قبل ان سے ملا۔ انہوں نے اپنی پابندی وقت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یو۔ این۔ او کی صدارت کا عرصہ ختم ہونے پر جب انہیں رخصت کیا گیا تو اس وقت کے نئے صدر نے کہا کہ ہم معجزات پر یقین نہیں رکھتے لیکن ایک معجزہ چوہدری سر ظفر اللہ کے دور صدارت میں ضرور ہوا ہے کہ یہ ادارہ وقت کا پابند ہو گیا ہے۔" (انصار اللہ ص 34)

س- جناب سید بابر علی شاہ صاحب سید مراتب علی شاہ صاحب کے صاحبزادے اور نیشنل فرٹیلائزر کارپوریشن کے سابق چیئرمین اور سابق رکن مجلس شوریٰ چوہدری صاحب سے متعلق اپنے تاثرات اس طرح بیان کرتے ہیں۔

"چوہدری صاحب نہایت مصفا آدمی تھے۔ بڑی قناعت اور انکساری والے شخص تھے اپنے پاس صرف ایک جوتا رکھتے۔ کپڑے بھی بہت کم ہوتے لیکن ہمیشہ صاف ستھرے جو رقم اس وجہ سے بچتی وہ ضرورت مند لوگوں میں تقسیم کر دیتے۔ اتنے مخیر آدمی میں نے بہت کم دیکھے ہیں۔" (انصار اللہ ص 36)

ط- جناب محترم سید یاور علی صاحب جنرل مینجر ملک پیک لمیٹڈ اقوام متحدہ میں پاکستان کے سابق مستقل مندوب پاکستان کے سابق وزیر خزانہ اور معروف سفارتکار جناب سید امجد علی صاحب کے صاحبزادے اور جناب سید مراتب علی شاہ صاحب کے پوتے ہیں۔ آپ چوہدری صاحب کے بارے میں اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

ا "ایک سب سے اہم بات جو ذہن میں آ رہی ہے یہ ہے کہ میں نے ان کو ایک دفعہ ایک خط لکھا جس میں وزڈم (عقل) کا ذکر تھا۔ اس کے جواب میں آپ نے مجھے لکھا۔

The sum of all wisdom is in simplicity and humility

یعنی عقل کا نچوڑ سادگی اور عاجزی میں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہی ان کی زندگی کے دو بنیادی

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مشاہدہ فطرت

مکرم طاہر احمد نسیم صاحب

چمگادڑ-قدرت کی صناعی کا شاہکار

دیکھنے میں ڈراؤنی سی شکل والی اور عموماً بہت کم نظر آنے والی چمگادڑ اپنی جسمانی شکل و ہیئت اور خصوصیات کے لحاظ سے ایک عجوبہ روزگار اور قدرت کی صناعی کا شاہکار ہے۔ جسامت اور شکل و صورت کے اعتبار سے اس کی دنیا بھر میں آٹھ صد سے زائد قسمیں پائی جاتی ہیں۔ چھوٹی سے چھوٹی چمگادڑ کا سائز ایک بھنورے جتنا ہوتا ہے جبکہ بڑی سے بڑی کے پروں کی لمبائی 5 فٹ تک جا پہنچتی ہے! اس کی بے شمار شکلیں ہوتی ہیں۔ چہرے کی مشابہت میں چوہا۔ بلی۔ کتا۔ بھیڑیا۔ ریچھ سب شکلیں ملتی ہیں اور کچھ اتنی عجیب و غریب اور ڈراؤنی کہ کسی اور جانور میں نظر نہیں آتیں۔ اسی خوفناک چہرے کی وجہ سے چمگادڑ کے ساتھ بے شمار توہمات وابستہ ہیں اور عموماً لوگ اس سے خوف کھاتے ہیں لیکن صرف ایک قسم ویمپائر (Vampire) کے علاوہ باقی تمام اقسام بے ضرر ہوتی ہیں اور عموماً انسانوں سے دور ہی رہنا پسند کرتی ہیں۔ ویمپائر سوئے ہوئے گھوڑے۔ بیل یا انسان وغیرہ پر آکر چمٹ جاتی ہے اور اپنے تیز دانتوں سے زخم لگاکر خون چوستی ہے اور پھر اڑ جاتی ہے۔ اگرچہ یہ زخم معمولی سا ہوتا ہے اور جلد ہی مندمل ہو جاتا ہے لیکن اس سے (Rabies) کی بیماری کا خطرہ ہوتا ہے جو پاگل کتے کے کاٹنے سے ہوتی ہے۔ ویسے ہر قسم کی چمگادڑ میں اس بیماری کے جراثیم ہوتے ہیں اس لئے اس کو ہاتھ میں پکڑنا نہیں چاہئے۔

عجیب الخلقت پرندہ

چمگادڑ اگرچہ پرندوں میں شامل ہے لیکن شکل و صورت اور خصوصیات میں بالکل مختلف اور عجیب و غریب ہے۔ اس کی چونچ نہیں ہوتی بلکہ کتے بلی جیسا بڑا سامنہ ہوتا ہے جس میں نہایت تیز اور ڈراؤنے دانت ہوتے ہیں۔ لمبے لمبے کان اس کو پرندوں سے بالکل جدا کر دیتے ہیں۔ پر جلد کی دوہری تہہ سے بنے ہوتے ہیں جو بازوؤں اور ٹانگوں کو آپس میں ملا دیتی ہے۔ ہر بازو میں پانچ پانچ انگلیاں ہوتی ہیں جن کی لمبائی چمگادڑ کے باقی تمام جسم کی لمبائی کے برابر ہوتی ہے۔ اسی طرح دونوں پاؤں کی بھی پانچ پانچ انگلیاں ہوتی ہیں۔ ہر انگلی کے آگے لمبا اور تیز ناخن ہوتا ہے۔ پروں کے درمیان میں بھی ایک ایک خمدار ناخن ہوتا ہے اس لئے چمگادڑ اپنے پنجوں سے بھی اور پروں سے بھی لٹک سکتی ہے۔ یہ آرام کرنے اور سونے کے لئے درختوں یا غاروں اور دیواروں یا چھتوں سے لٹک کر ہی وقت گذارتی ہے۔ موسم سرما میں جب یہ کئی ماہ تک غاروں میں چھپ جاتی ہے تو اتنا عرصہ لٹکنے سے اس پر کوئی برا اثر نہیں پڑتا۔ درختوں پر لٹکنے والی بعض چمگادڑیں باقاعدہ ٹینٹ بنا کر ان میں لٹکتی ہیں۔ اپنے تیز دانتوں سے بڑے سے پتے کو درمیان سے لمبے رخ پر چیر دیتی ہیں اور اس کے اندر چھپ کر لٹک جاتی ہیں۔

دودھ پلانے والا پرندہ

چہرے اور پروں کی ساخت کے علاوہ ایک اور خصوصیت جو اس کو دوسرے پرندوں سے ممتاز کرتی ہے وہ یہ ہے کہ یہ اپنے بچوں کو دودھ پلاتی ہے۔ عموماً نر اور مادہ چمگادڑیں ایک دوسرے سے میلوں دور الگ الگ کالونیوں میں رہتے ہیں۔ صرف خاص موسم میں قریب آتے ہیں اور پھر واپس اپنی اپنی کالونیوں میں چلے جاتے ہیں۔ مادہ نر سے ملنے کے کئی ماہ کے بعد امید سے ہوتی ہے اور پھر بچوں کی پیدائش کے بعد چھ سے آٹھ ہفتہ تک اپنے بچوں کو دودھ پلاتی ہے۔ اس کے لئے وہ اپنے پروں اور پنجوں کی مدد سے اس طرح لٹکتی ہے کہ ایک جھولا سا بن جاتا ہے اس جھولے میں بچہ ماں کی گود میں آ جاتا ہے اور ماں اسے دودھ پلاتی ہے اور پھر بچہ اپنے مضبوط پنجوں سے ماں کے جسم سے چمٹ جاتا ہے اور وہ اسے لئے ہوئے خوراک کی تلاش میں اڑتی پھرتی ہے۔ عموماً ایک ماہ کے بعد بچہ اپنے طور پر الگ کسی جگہ لٹکنے اور شکار کے لئے اڑنے پھرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ چمگادڑ کی اوسط عمر 15 سال ہے جو اتنے چھوٹے سے جانور کے لئے حیران کن حد تک لمبی ہے۔

خوراک

چمگادڑ تقریباً ہر قسم کی چیز کھالیتی ہے۔ اپنے سائز اور جسامت کے لحاظ سے کیڑے مکوڑوں، مکڑیوں اور بچھوؤں۔ چھپکلیوں اور چوہوں کا شکار کرتی ہے اور درختوں کے پھلوں۔ سبزیوں سے لے کر گوشت اور مچھلی تک سب کچھ کھا جاتی ہے۔ مچھلی کے شکار کا انوکھا طریقہ استعمال کرتی ہے۔ اپنے لمبے لمبے تیز پنجوں کو پانی میں لٹائے ہوئے سطح آب پر اڑتی جاتی ہے اور سطح کے قریب تیرنے والی مچھلیوں کو اچک لے جاتی ہے۔ اسی طرح اڑتے اڑتے ہی چونچ پانی میں ڈبو کر پانی بھی پیتی ہے۔ آسٹریلیا میں پائی جانے والی Flying Wolf نامی پانچ فٹ لمبے پروں والی چمگادڑ نے تو باغات میں تباہی مچا رکھی ہے۔ سارا دن درختوں سے لٹکی سوئی رہتی ہے اور رات کو پھلوں کا ستیاناس کر کے باغات کو گویا اجاڑ کر رکھ دیتی ہے۔

طرز رہائش

چمگادڑیں عموماً بڑے بڑے غاروں۔ درختوں کے تنوں کے اندر خالی جگہوں۔ اور ویران مکانوں میں رہنا پسند کرتی ہیں اور اکٹھی رہتی ہیں۔ ایک بڑے غار کے اندر ہزاروں بلکہ لاکھوں کی تعداد میں بھی ہو سکتی ہیں۔ چونکہ یہ چھوٹی سی درز کے اندر سے جسم کو سکیڑ کر گذر سکتی ہے اس لئے بسا اوقات یوں بھی ہوتا ہے کہ کسی مکان کی چھت میں یا اکثر بند رہنے والی جگہوں میں یہ سینکڑوں کی تعداد میں سالہا سال سے رہتی چلی آ رہی ہوں اور گھر کے مکینوں کو اس کا شک تک نہیں گزرتا۔ چونکہ یہ دن کے وقت غائب رہتی ہیں۔ اگر آپ کسی جگہ ایک چمگادڑ کو اندر آتے یا جاتے دیکھ لیں تو یقیناً سمجھ لیں کہ وہاں درجنوں کے حساب سے ہوں گی۔ اکثر چمگادڑیں نقل مکانی کرنے والی ہوتی ہیں یعنی شدید موسم میں اپنا مسکن چھوڑ کر سینکڑوں میل دور نکل جاتی ہیں جہاں موسم نسبتاً بہتر ہو اور پھر موسم بدلنے پر واپس پرانی جگہ آجاتی ہیں۔ بعض اقسام نقل مکانی کی بجائے Hibernate کرتی ہیں یعنی غار کے بہت اندر گہرائی میں چلی جاتی ہیں جہاں موسم زیادہ شدید نہیں ہوتا اور کئی ماہ بعد موسم بدلنے پر واپس آجاتی ہیں۔

جانوروں کی حیرت انگیز صلاحیتیں

چمگادڑ چونکہ رات کے وقت شکار کی تلاش میں باہر نکلتی ہے اس لئے تاریکی میں شکار کو تلاش کرنا ایک بہت بڑا مسئلہ ہونا چاہئے۔ لیکن ایسا ہرگز نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفت خالقیت کے نت نئے حیرت انگیز نمونے مختلف جانوروں میں اس طرح ملتے ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے اور بظاہر بے زبان اور عقل و خرد اور تعلیم سے بے بہرہ معصوم جانور انتہائی ترقی یافتہ سائنس اور ٹیکنالوجی کے ایسے ایسے کارنامے سرانجام دیتے نظر آتے ہیں کہ موجودہ ترقی یافتہ دور کے بڑے سے بڑے سپر کمپیوٹر اور ریڈار کے نظام ان کے مقابل پر طفل مکتب نظر آتے ہیں۔ انتہائی بلندی سے میلوں رقبہ کے اندر پھیلی ہوئی زمین کو بیک وقت اپنی نگاہ سے جانچنا اور پھر کسی مطلوبہ جگہ پر اپنے مطلب کی چیز پاکر آنکھ کے ٹیلی لینز (Tele-Lens) کے ذریعہ اسے Close-up کرکے بڑا کر کے دیکھنا اور یوں اپنی خوراک دیکھ کر بلندی سے آناً فاناً اس پر جھپٹنا۔ یہ گدھ کا روزمرہ کا معمول ہے۔ درجہ حرارت کی اتنی خفیف تبدیلی کہ حساس سے حساس آلہ اسے محسوس نہ کر سکے۔ کو محسوس کر کے شکار پر جھپٹنا یا دشمن سے بھاگ جانا سانپ اور کاکروچ کی ادنیٰ صفت ہے۔ اتنی ہلکی آواز کہ کوئی سائنسی آلہ اسے دریافت نہ کر سکے۔ کو محسوس کر کے گھپ اندھیرے میں پتوں کے اندر چھپے ہوئے چوہے یا مینڈک کو اس طرح صفائی سے اچک لے جانا کہ نیچے مٹی تک نہ ہلے۔ الو کا روزمرہ کا معمول ہے۔ سمندر کی اتھاہ گہرائی میں جہاں مکمل تاریکی اور خاموشی کا راج ہے ہلکی سے ہلکی سرسراہٹ کو محسوس کر کے اور زیادہ گہرائی میں اتر جانا یا اپنے جسم سے سیاہ محلول خارج کر کے اس سے ہونے والے تاریک پانی میں غائب ہو جانا یا شدید بدبودار مادہ خارج کر کے دشمن کو بھگا دینا۔ جیلی فش (Jelly fish) اور دیگر سمندری مخلوق کی ادنیٰ کرامات ہے یا 500 وولٹ کا بجلی کا کرنٹ جسم سے چھوڑ کر انسان اور گھوڑے تک کو ہلاک کر دینا Eelfish کے لئے معمولی بات ہے۔ اس قسم کی بے شمار مخلوقات اس صناع حقیقی کی طرف اشارہ کرتی نظر آتی ہے جس نے قرآن کریم میں یہ فرمایا ہے کہ زمین و آسمان کی تخلیق پر غور کرو تو تمہیں کہیں کوئی رخنہ نظر نہ آئے گا۔ بے شمار قسم کی مخلوقات ان گنت مختلف ضروریات کے تحت مختلف قسم کے ماحول میں زندگی بسر کر رہی ہے اور ہر قسم کی مخلوق کو اس کی ضروریات کے تحت انتہائی ترقی یافتہ سائنس اور ٹیکنالوجی عطا فرمائی گئی ہے۔ چیونٹی سے لے کر شہد کی مکھی تک۔ مچھر سے لے کر درخت کے اندر رہنے والی دیمک کو چاٹنے والے Wood Pecker تک۔ ساحل سمندر پر پائے جانے والے پرندے Sea gull سے لے کر آسمانوں کی وسعتوں میں محو پرواز عقاب تک۔ ایسے ایسے حیرت انگیز انتہائی ترقی یافتہ سائنس اور ٹیکنالوجی کے مظاہر نظر آتے ہیں کہ سبحان اللہ۔ لیکن ان کے لئے الگ مضمون بلکہ مضامین کی ضرورت ہے۔

چمگادڑ کا ریڈار

سردست چمگادڑ کی بات کرتے ہیں۔ چمگادڑ اندھیرے میں اپنی آنکھوں سے کام نہیں لیتی بلکہ اپنے منہ اور کانوں کی مدد سے نقل و حرکت کرتی ہے۔ ایک کمرے میں تاروں کا ایک جال سا بنا کر اس میں رات کے وقت چمگادڑوں کو چھوڑا گیا تو وہ آسانی سے بغیر کسی تار سے ٹکرائے اس میں اڑتی رہیں۔ پھر ان کی آنکھوں پر پٹیاں باندھ کر انہیں چھوڑا گیا تو ان کی پرواز میں کوئی خلل واقع نہ ہوا۔ مگر جب ان کے منہ پر ٹیپ لگا کر بند کر دیا گیا تو وہ تاروں سے الجھنے لگیں۔ پھر ٹیپ ہٹا کر منہ کھول دئے گئے اور کانوں میں روئی ٹھونس کر انہیں بند کر دیا گیا تو پھر وہی تاروں سے الجھنا۔ معلوم یہ ہوا کہ چمگادڑیں تاریکی میں اڑتے وقت منہ سے مسلسل انتہائی بلند فریکوئنسی کی (Ultrasonic) آوازیں نکالتی ہیں جن کو انسانی کان نہیں سن سکتے۔ یہ آوازیں جب کسی چیز سے ٹکرا کر واپس چمگادڑ تک پہنچتی ہیں تو اس سے چمگادڑ کو اندھیرے میں اس چیز کی موجودگی کا پتہ چل جاتا ہے۔ یہ ریڈار کی انتہائی ترقی یافتہ شکل ہے۔ چھوٹے سے چھوٹے پروانے سے لے کر بڑی سے بڑی رکاوٹ تک۔ اس چیز کی سمت اور فاصلہ اس طرح معین طور سے معلوم ہو جاتا ہے کہ اندھیرے میں آسانی سے یہ اپنے شکار کو پکڑ لیتی ہے۔ اور پھر اس پر طرہ یہ کہ ایک جگہ پر ہزاروں چمگادڑیں اکٹھی اڑ رہی ہوں تو ان میں سے ہر ایک مختلف فریکوئنسی کی آواز نکال رہی ہے جو دوسری ہر آواز سے جدا ہے اور جب کسی چیز سے ٹکرا کر واپس آتی ہے تو ہزاروں بکھرنے والی آوازوں میں سے ہر چمگادڑ اپنی آواز پہچان کر اس کی بتائی ہوئی سمت اور فاصلہ کے مطابق کام کرتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور پھر دور اور نزدیک کی چیز سے ٹکرا کر واپس آنے والی آواز کے وقفہ کو بھی پہچانتی ہے کہ یہ پہلی آواز ہے یا بعد والی۔ اور اس کے مطابق دور یا نزدیک شکار پر جھپٹتی ہے۔ اسی طرح ایک غار میں رہنے والی سینکڑوں ماں چمگادڑیں ان آوازوں کی بازگشت سے اپنے اپنے بچوں کو پہچانتی ہیں جن میں سے ہر ایک مختلف آواز نکال رہی ہوتی ہے۔ اور پھر یہ کہ اتنی زیادہ ان گنت چمگادڑیں ایک ہی تنگ سی جگہ پر اڑ رہی ہوتی ہیں آڑھی ترچھی لائنوں میں اوپر نیچے شکار پر جھپٹتے ہوئے مگر کبھی آپس میں نہیں ٹکراتیں! ایک غار جس میں سینکڑوں چمگادڑیں اڑ رہی ہوں انسان کے لئے بالکل سنسان اور خاموش منظر پیش کرے گا کیونکہ وہ ان کی آواز نہیں سن سکتا مگر دراصل اس غار میں ایک کانوں کو پھاڑنے والا شور برپا ہوتا ہے جو اتنی لاتعداد چمگادڑوں کے بیک وقت بولنے سے پیدا ہوتا ہے۔ اس کو حساس آلات کی مدد سے بآسانی معلوم کیا جا سکتا ہے بلکہ اس کی فریکوئنسی کم کرکے انسانی کان کی سماعت میں بھی لایا جا سکتا ہے اس شور سے یقیناً چمگادڑوں کے کانوں کے پردوں کو پھٹ جانا چاہئے کیونکہ وہ تو اسے سن رہی ہیں۔ لیکن پھر وارے جایئے خدا تعالیٰ کی قدرت کے۔ سبحان اللہ۔ سبحان اللہ کہنے کو جی چاہتا ہے۔ جس خدا نے چمگادڑوں کو آوازوں کا یہ نظام دیا ہے اس نے ان کے بچاؤ کا سامان بھی پیدا کیا ہے۔ کان کے درمیانی حصہ میں واقع وہ ہڈی جو آواز سے مرتعش ہو کر اندرونی کان کے پردے کو ارتعاش دے کر دماغ تک آواز کا احساس پہنچاتی ہے۔ صرف چمگادڑ کے کان میں (کسی بھی اور جانور کے کان میں نہیں) اس ہڈی کے ساتھ ایک عصب لگا ہوتا ہے۔ ہر بار جب آواز ٹکرا کر واپس کان تک پہنچتی ہے تو یہ عصب کھینچ کر ہڈی کو پردے سے پرے ہٹا دیتا ہے اور یوں آواز اندرونی کان تک نہیں پہنچتی اور وہ محفوظ رہتا ہے۔ ایک سیکنڈ میں ہزاروں آوازوں کے پہنچنے پر ہر بار عصب یہ عمل کرتا ہے لیکن جس آواز کو چمگادڑ سننا چاہتی ہے اس وقت یہ عمل نہیں ہوتا۔ بتایئے دنیا کے کسی بڑے سے بڑے ریڈار کے نظام میں۔ بڑی سے بڑی ترقی یافتہ ٹیکنالوجی کے نتیجہ میں۔ جدید سے جدید سپر کمپیوٹر کے حساب کتاب میں۔ ایسا باریک نظام قائم ہو سکتا ہے جو ایک حقیر سے جانور چمگادڑ کے پاس ہے؟ ہرگز نہیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مکرم جہانگیر محمد جوئیہ صاحب ایڈووکیٹ امیر ضلع خوشاب

راہ حق کے مسافر

شیر محمد صاحب اعوان چنگی ضلع خوشاب

مکرم شیر محمد صاحب اعوان ساکن چنگی 1958ء میں احمدی ہوئے اور موضع چنگی کے احباب غیر از جماعت نے ان کے ساتھ ناروا سلوک کیا چنانچہ انہوں نے احمدیت کی خاطر تلہڑ بالی داخلی روڈہ میں بطور معلم بچوں کو رضا کارانہ طور پر پڑھانا شروع کر دیا۔ جماعت احمدیہ تلہڑ بالی قلیل سا گزارہ الاؤنس تقریباً دو صد روپے ماہانہ ان کو دیتی رہی شروع میں تو اس سے بھی کم گزارہ دیا جاتا تھا۔ مگر 1981ء میں تلہڑ بالی نے دو صد روپیہ ماہانہ دینا شروع کیا اور نظارت تعلیم ربوہ ان کو شروع سے یک صد روپیہ دیتی رہی۔ انہوں نے اس قلیل رقم میں جماعت کی خدمت کی۔ ان کی اراضی موضع چنگی میں اچھی بھلی تھی مگر اولاد نے اپنے گزارہ کے لئے ان سے یہ زمین لے لی اور انہوں نے بخوشی ان کو یہ اراضی تا زندگی دیئے رکھی اور خود انہوں نے اس سے کچھ بھی نہ لیا۔

ان کی اولاد غیر احمدی تھی۔ مگر انہوں نے ان کے ساتھ بھی بہت اچھا سلوک کیا۔ موضع چنگی سخت علاقہ ہے اور یہ سون سکیسر کی وادی کا حصہ ہے اس علاقہ میں انہوں نے خوب دعوت الی اللہ کی مگر راہ حق پر کوئی بھی نہ آیا۔ انہوں نے اپنی قوم کی نفرت اور ٹھٹھہ کو بڑے صبر سے برداشت کیا اور پرواہ تک نہ کی۔

17- فروری 1992ء کو شیر محمد صاحب اعوان مرحوم مغفور نے وفات پائی۔ جب بیمار ہوئے تو یہ تلہڑ بالی داخلی روڈہ میں تھے۔ اور جماعت احمدیہ تلہڑ بالی ان کی بیماری کا علاج کرواتی رہی۔

جب سخت بیمار ہوئے اور فالج نے مکمل طور پر ان کو قابو میں لے لیا تو ان کے لڑکے ملک مظفر خان صاحب اعوان ان کو علاج کے لئے جوہر آباد لے گئے اور ہسپتال میں علاج کروایا مگر افاقہ نہ ہوا۔ بالآخر موضع چنگی میں لے گئے اور وہاں ملک مظفر خان صاحب نے ان کی خوب تیمارداری کی اور خدمت کرکے علاج بھی کرواتے رہے۔ آخر موت نے ان کو آلیا اور وفات پا گئے۔ مظفر خان صاحب نے خاکسار کو وفات کی اطلاع دی۔ خاکسار اپنے احمدی احباب کے ساتھ موضع چنگی پہنچا اور وہاں ان کا جنازہ پڑھایا۔ جنازہ کے بعد ان کے لڑکے اور احمدی احباب مرحوم کو ربوہ لائے اور مکرم شیر محمد صاحب اعوان بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے کیونکہ وہ موصی تھے۔ انہوں نے جماعت کی بڑی خدمت کی اللہ تعالیٰ ان کی خدمت کو منظور فرمائے۔

ان کے ذریعے موضع روڈہ میں کئی احباب نے احمدیت قبول کی اور بہت سے احمدی احباب اور غیر احمدی احباب کو قرآن مجید بھی پڑھایا۔

اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ مرحوم مغفور شاعر بھی تھے اور پنجابی میں احمدیت کے متعلق شاعری کرتے تھے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

قرارداد ہائے تعزیت بر وفات صاحبزادہ مرزا غلام قادر احمد صاحب

○ محترم صاحبزادہ مرزا غلام قادر احمد صاحب کی قربانی پر مزید درج ذیل قرارداد تعزیت موصول ہوئی ہیں۔

مجلس انصار اللہ پاکستان ربوہ
مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان ربوہ
جماعت احمدیہ چک چٹھہ ضلع حافظ آباد
محلہ دار النصر غربی (ب) ربوہ

○ مجلس انصار اللہ مقامی - ربوہ

ایسوسی ایشن آف احمدی کمپیوٹر پروفیشنلز ربوہ چیپٹر نے اپنی قرارداد میں لکھا ہے۔ 1993ء میں جب محترم صاحبزادہ مرزا غلام قادر احمد صاحب مرکزی نمائندہ کے طور پر انگلستان تشریف لے گئے تو وہاں انہوں نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کو کمپیوٹر کے میدان میں احمدی ماہرین کی ایک انجمن بنانے کی تجویز پیش کی جسے حضور پر نور نے از راہ شفقت منظور فرمایا۔

اس ایسوسی ایشن کا پہلا اجلاس یکم دسمبر 1995ء کو دار الضیافت ربوہ میں منعقد ہوا۔ جس میں 9 ممبران نے شمولیت اختیار کی۔ 6- ستمبر 1996ء کے اجلاس میں 42 ممبران حاضر ہوئے اور ایسوسی ایشن کے عہدیداران کا انتخاب ہوا۔ جن کی منظوری حضور انور نے عطا فرمائی۔ یوں صاحبزادہ مرزا غلام قادر صاحب نے ہماری انجمن کو آغاز میں ہی مضبوط بنیاد اور لائحہ عمل عطا کیا۔ اگرچہ وہ اب ہم میں نہیں رہے لیکن ان کی عطا کردہ گائیڈ لائن اور ابتدائی راہنمائی ہمارے لئے ہمیشہ مشعل راہ ثابت ہوگی۔

ممبران و کارکنان خلافت لائبریری کمیٹی نے لکھا ہے کہ خلافت لائبریری کے سلسلہ میں محترم صاحبزادہ مرزا غلام قادر صاحب نے لائبریری کو کمپیوٹرائزڈ کرنے کے لئے آغاز سے لے کر پوری تفصیل کے ساتھ پروگرام ترتیب دیئے۔ سارے منصوبے کا تخمینہ لگایا' پھر ساز و سامان خرید کر باضابطہ دفتری شکل دینے میں آپ کی مساعی قابل قدر ہے۔ اسی طرح ضروری عملہ تجویز کرنے اور انہیں ٹریننگ دینے کے تمام مراحل میں موثر کوشش کی۔ علاوہ ازیں آپ کا مسلسل تعاون' عملی توجہ اور روز مرہ رہنمائی ہمیشہ یاد رہیں گی۔

لائبریری کی تمام کتب کو مضامین وار نیز تکنیکی اور فنی لحاظ سے ترتیب دینے کے لئے آپ آخری ایام میں احمدی ماہرین کمپیوٹر سے ایک سافٹ ویئر اپنی نگرانی میں تیار کروا رہے تھے۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے لائبریری میں جو توجہ اور محنت کی اس سے آپ کی یاد ہمیشہ تازہ رہے گی۔ آپ ہر کام کو اتنی محنت اور توجہ سے سرانجام دیتے جیسے وہی آپ کی سب سے بڑی ذمہ داری ہو' ان کی یہ صفت ان کے ہر کام کو پرفیکشن عطا کر دیتی تھی۔

بقیہ صفحہ 4

اصول تھے۔ یہ وہ دو ستون ہیں جن پر ان کی زندگی استوار ہے۔ ان کی زندگی سادگی اور عاجزی کی ایک بڑی اچھی مثال ہے۔"
(انصار اللہ ص 37)

ii "چوہدری صاحب کی زندگی میں وقت کی پابندی کا عنصر بڑا حیران کن تھا۔ ان کا زندگی گزارنے کا طریق بڑا نپا تلا اور طے شدہ ہوتا تھا۔ دو باتیں ان کی زندگی میں بہت اہم تھیں۔ وہ ہیں وقت اور دولت کی صحیح صحیح تقسیم۔ وہ اپنا وقت اس طرح استعمال کرتے تھے کہ ان کا وقت ان کے اپنے لئے بہت کم ہوتا تھا۔ یوں کہئے کہ ان کے پاس دوسروں کے لئے وقت ہر وقت نکل آتا تھا۔ جتنے بھی عظیم آدمی ہیں ان کی یہ خوبی ہوتی ہے کہ وہ اپنے وقت کی منصوبہ بندی بڑی احتیاط سے کرتے تھے۔ اور وہ ایک دن میں عام آدمی کی نسبت بہت سے کام زیادہ کر سکتے تھے اور درحقیقت یہ ہم جیسے کاروباری لوگوں کے لئے زندگی کا بہت اہم اصول ہے۔ اسی طرح سے دولت کو استعمال کرنے کی منصوبہ بندی ایسی تھی کہ ان کی دولت ان کے اپنے لئے کم اور دوسروں کے لئے زیادہ ہوتی تھی۔"
(انصار اللہ ص 37)

iii آپ مزید بیان کرتے ہیں۔

"وقت کی پابندی ان کا ایسا اصول تھا کہ بلا مبالغہ لوگ ان کو دیکھ کر اپنی گھڑیاں درست کر لیا کرتے تھے۔ میرا ان سے تعلق ہماری فیملی کی نسبت سے تھا۔ وہ لاہور آ کر اکثر ہمارے ہاں ٹھہرا کرتے تھے۔ باؤنڈری کمیشن کے کیس کے دنوں میں وہ ڈیوس روڈ پر ہمارے گھر ٹھہرے۔ پھر ہم کینال بینک آ گئے تو وہاں بھی آ کر رہا کرتے۔ کراچی میں بھی ہماری رہائش گاہ تھی وہاں بھی آیا کرتے تھے۔" (انصار اللہ ص 38'37)

iv- سابق سفیر پاکستان متعینہ مصر۔ سابق صوبائی وزیر خزانہ' سابق صدر بار ہائی کورٹ لاہور۔ جناب سید احمد سعید کرمانی بیان کرتے ہیں۔

"چوہدری صاحب نہایت سادہ اور منکسر المزاج آدمی تھے۔ ایک دفعہ ہم تین پاکستانی ان سے ملنے چلے گئے۔ ملاقات طویل ہو گئی۔ ملاقاتی اٹھنے کا نام نہیں لیتے تھے۔ چوہدری صاحب نے صبح کہیں جانا تھا۔ آپ اٹھے اور کل کے لئے کپڑے سیٹ کرنے شروع کئے اور ہمارے سامنے ہی اپنے بوٹ پالش کرنے کے لئے بیٹھ گئے۔ ہم تینوں حیران رہ گئے۔ ہم نے درخواست کی کہ ہم آپ کے جوتے پالش کر دیتے ہیں۔ مگر چوہدری صاحب نے ہمیں ہاتھ نہ لگانے دیا۔ ذرا غور کیجئے کہ میرے جیسے کتنے آدمی ہیں کہ پانی بھی پینا ہو تو خود اٹھ کر پینا کسر شان سمجھتے ہیں۔ میں نے بہت سے لوگوں سے سنا ہے کہ اتنی اونچی پوزیشن رکھنے کے باوجود چوہدری صاحب معمولی سے معمولی ریستوران میں بھی کھانا کھا لیتے تھے۔ حالانکہ جتنی دولت ساری عمر انہوں نے کمائی اس سے وہ اعلیٰ سے اعلیٰ ہوٹل میں کھانا کھا سکتے تھے اور کھایا کرتے تھے لیکن کسی ضرورت کے وقت عام ہوٹل میں کھانا کھانے میں کبھی عار محسوس نہ کرتے تھے۔" (انصار اللہ ص 51)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

خصوصی درخواست دعا

○ احباب جماعت سے گذارش ہے کہ تمام اسیران راہ مولا کے لئے خصوصی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے انہیں جلد باعزت رہائی عطا فرمائے اور انہیں ہر قسم کی مشکلات، پریشانیوں سے محفوظ رکھے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

محترم صاحبزادہ مرزا غلام قادر احمد صاحب کی وفات پر قرارداد تعزیت

○ محترم صاحبزادہ مرزا غلام قادر احمد صاحب کی وفات پر مندرجہ ذیل مزید قرار ہائے تعزیت موصول ہوئی ہیں۔

○ مجلس وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان
○ لجنہ اماء اللہ برطانیہ
○ جماعت احمدیہ چپ بورڈ فیکٹری - جہلم
○ جماعت احمدیہ جہلم
○ جماعت احمدیہ سمبڑیال ضلع سیالکوٹ
○ جماعت احمدیہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔
○ مجلس انصار اللہ عزیز آباد
○ جماعت احمدیہ بہاولپور
○ جماعت احمدیہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

درخواست دعا

○ مکرم محمد شفیع سلیم پوری صاحب موضع سلیم پور P/O گوہد پور ضلع سیالکوٹ کو ٹانگوں کی کمزوری لاحق ہے اور ان کی اہلیہ صاحبہ کو بھی شوگر اور اعصابی دردیں اور بلڈ پریشر کے عوارض لاحق ہیں۔ احباب سے کامل شفایابی کی درخواست ہے۔

○ مکرم ملک منور احمد صاحب کامران بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی اہلیہ محترمہ جو کہ مکرم ملک مبارک احمد صاحب کی بہو بھی ہیں۔ چار روز سے شدید بیمار ہیں اور ایک مقامی ہسپتال میں داخل ہیں۔

○ مکرم افتخار احمد صاحب کیمرہ مین ایم ٹی اے لاہور کا بچہ بیمار ہے۔ معدہ میں تکلیف ہے۔

○ مکرم چوہدری مختار احمد صاحب نشتر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی بچی کافی دنوں سے بیمار ہیں اور فاروق ہسپتال میں داخل ہیں۔

○ مکرم فیض امجد صاحب کریم بلاک علامہ اقبال لاہور بیمار ہیں۔

احباب سے ان سب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان

○ انسٹی ٹیوٹ آف چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس آف پاکستان نے فاؤنڈیشن پروگرام میں داخلہ کے لئے PPT ٹیسٹ کی تاریخ کا اعلان کر دیا ہے۔ یہ ٹیسٹ مورخہ 4۔ جولائی 99ء کو ہو گا اور ٹیسٹ دینے کے لئے کم از کم تعلیمی قابلیت کا انٹر میڈیٹ ہونا لازمی ہے۔ فارم وغیرہ کراچی۔ لاہور۔ فیصل آباد۔ ملتان۔ سیالکوٹ۔ پشاور۔ کوئٹہ اور حیدر آباد کے دفاتر سے دستیاب ہیں جن کی تفصیل 9۔ مئی 99ء کے روزنامہ جنگ میں موجود ہے۔ ٹیسٹ فیس 770 روپے ہے۔ ٹیسٹ کے لئے فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 29۔ مئی 99ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 2

پہلے دیکھو کتنے نبی آئے ہیں۔ حضرت موسیٰؑ آئے اس سے پہلے حضرت یعقوبؑ پھر حضرت یوسفؑ پھر داؤدؑ، سلیمانؑ، مطلب یہ کہ بہت نبی آئے مگر حضرت اسماعیلؑ کا صحراء اسی طرح صحراء رہا ان کی قوم رفتہ رفتہ مشرک ہو گئی اور توحید کا پانی خشک ہو گیا اور وہاں کے جو قبائل تھے وہ بت بنانے لگے اور ان کی پوجا کرنے لگے اور خانہ کعبہ جو حضرت ابراہیمؑ نے آباد کیا تھا اس کا انہوں نے یہ حال کیا کہ خانہ کعبہ میں تین سو ساٹھ بت رکھ دیئے۔ ہر دن کا ایک خدا بنا دیا۔ اس قدر شرک سے بھر گیا سارا عرب پھر خدا تعالیٰ نے حضرت رسول اللہ ﷺ کو پیدا کیا جنہوں نے پورے صحرائے عرب سے بتوں کو ختم کر دیا۔ دنیا سے شرک کا صفایا کر دیا پھر جو عرب سے توحید کا چشمہ پھوٹا ہے تو عرب کی بستی کا ذرہ ذرہ لبریز ہو گیا سیراب ہو گیا پھر دوسرے ملکوں میں جاری ہو گیا۔

جو چشمہ بہہ نکلا وہ اصل میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا فیض ہے جس کی طرف ایک خوشخبری تھی کہ پانی صحراء سے نکلے گا جہاں کچھ نہیں ہو گا جہاں سے توحید سوکھ گئی خدا کا نام ختم ہو گیا روحانیت کا نام ہی نہ رہا وہاں سے محمد رسول اللہ ﷺ نے جو چشمہ بہایا وہ چشمہ ہی نہ رہا بلکہ دریا بنا اور پھر سمندر بنا۔ بلکہ پانچ براعظم یا سات براعظم جو ہیں وہاں یہ فیض پھیل گیا تو یہ حضرت ابراہیمؑ کی دعائیں اور آپ کی قربانیاں تھیں جن کی خدا تعالیٰ نے آپ کو توفیق بخشی ان کے نتیجے دیکھو کتنے عظیم الشان نہ ختم ہونے والے تھے اس کے اور بہت سے مزیدار پہلو ہیں جو انشاء اللہ کسی مجلس میں بیان کروں گا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

کلنٹن نے معافی مانگ لی

امریکی صدر بل کلنٹن نے بلغراد میں چینی سفارت خانے پر حادثاتی بمباری پر معافی مانگ لی ہے۔ امریکہ اور برطانیہ نے اپنے شہریوں کو چین جانے سے منع کر دیا۔ امریکی نائب وزیر خارجہ نے اپنا دورہ چین منسوخ کر دیا۔ چین کے وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ امریکہ کو چین کی حکومت عوام اور متاثرین سے معافی مانگنی ہو گی۔ چین میں امریکہ کے خلاف مظاہرے ہوئے۔ سفارت خانے پر پتھراؤ کیا گیا۔

چین امریکہ فوجی رابطے معطل

بلغراد میں چینی سفارت خانے پر حملہ کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے چین نے امریکہ سے فوجی رابطے معطل کر دیئے ہیں۔ حساس معاملات پر مذاکرات بھی ملتوی کر دیئے گئے ہیں۔ ایٹمی عدم پھیلاؤ اور انسانی حقوق کے معاملات پر بھی تعاون ختم کر دیا گیا اور کہا کہ جوابی اقدامات کا حق رکھتے ہیں۔ بیجنگ میں برطانوی، جرمن اور البانوی سفارت خانوں کے باہر بھی مظاہرے ہوئے۔ روسی اور چینی صدور کے درمیان فون پر گفتگو ہوئی۔ کمبوڈیا نے نیٹو کے حملوں کی مذمت کی۔

حملے جاری ہیں

نیٹو کے یوگوسلاویہ پر حملے جاری ہیں۔ چین کے سفارت خانے کے معاملے کے باوجود حملوں میں کوئی کمی نہیں آئی۔

یوگوسلاویہ جھک گیا

یوگوسلاویہ کے سرب صدر میلاسوچ نے پہلی بار کوسووو سے اپنی فوجوں کے جزوی انخلاء کا اعلان کیا ہے۔ تاہم امریکہ نے کہا ہے کہ جزوی انخلاء قابل قبول نہیں بلکہ مکمل فوجی انخلاء کے بعد بین الاقوامی امن فوج کی کوسووو میں تعیناتی اور ایسے حالات کا پیدا کرنا بھی ضروری ہے جس سے کوسووو کے مہاجرین اپنے گھروں کو واپس جا سکیں۔

بھارت کا اعتراف

بھارتی وزارت داخلہ نے اپنی سالانہ رپورٹ میں اعتراف کیا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں فوجیوں کی ہلاکتیں بڑھ گئی ہیں۔ بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کے لئے فوج اور پولیس کے لئے 5- ارب روپے کے فنڈز مخصوص کئے گئے ہیں رپورٹ میں بین الاقوامی برادری کو پروپیگنڈہ کے لئے ذرائع ابلاغ کا بھرپور استعمال کرنے کی بات بیان کی گئی ہے۔

عالمی حادثات

امریکہ میں معمر افراد کو لے جانے والی بس حادثہ کا شکار ہو گئی۔ 20- افراد ہلاک ہو گئے۔ آسٹریلیا کی ایک کشتی لاپتہ ہو گئی اس پر 25- افراد سوار تھے۔ بھارت میں مسافر بس درخت سے جا ٹکرائی 8- افراد ہلاک اور 30 زخمی ہو گئے۔

صدر میلاسوچ کو خوش آمدید

جنوبی افریقہ کے صدر نیلسن منڈیلا نے کہا ہے کہ اگر یوگوسلاویہ کے سرب صدر سلوبوڈان میلاسوچ جنوبی افریقہ پناہ لینے آئے تو انہیں خوش آمدید کیا جائے گا۔

ترک وزیر اعظم کا ایران سے احتجاج

ترکی کے وزیر اعظم بلند ایجویت نے الزام لگایا ہے کہ ایران اس کے اندرونی معاملات میں مداخلت کر رہا ہے۔ ایران ترکی کی سیکولر روایات کے خلاف سرگرم عمل ہے۔ اور پارلیمنٹ کے اندر اور باہر ترکی کو نقصان پہنچانے کی کوششیں کر رہا ہے۔

ماؤنٹ ایورسٹ پر 21 گھنٹے

ایک نیپالی شرپا (گائیڈ) نے دنیا کی بلند ترین چوٹی ماؤنٹ ایورسٹ پر 21- گھنٹے کے طویل ترین قیام کا ریکارڈ قائم کر دیا۔ بابو چری شرپا اس سے قبل سات بار چوٹی سر کا چکا ہے۔ عام کوہ پیما اس چوٹی پر محض چند گھنٹے گزارتے ہیں۔

بھارت میں گرمی سے ہلاکتیں

بھارت میں شدید گرمی سے مزید 11- افراد ہلاک ہو گئے۔ مرنے والوں کی تعداد 170- ہو گئی۔ آخری اطلاعات کے مطابق بارش ہونے سے گرمی میں کچھ کمی ہوئی ہے۔

شمالی کوریا میں قحط سے لاکھوں ہلاک

شمالی کوریا نے اعتراف کیا ہے کہ 1995ء سے 1998ء تک قحط، سیلابوں اور خشک سالی کے باعث 2 لاکھ 20 ہزار افراد ہلاک ہوئے۔ امریکہ کے اندازے کے مطابق 20 لاکھ افراد جبکہ جنوبی کوریا کے مطابق 30 لاکھ افراد لقمہ اجل بنے۔ 1995ء کے بعد زرعی ڈھانچہ تباہ ہو چکا ہے۔ خوراک اور تیل کی قلت نے ملک کو تباہی کے دہانے تک پہنچا دیا ہے۔ ملک کی بڑی آبادی گھاس اور جڑی بوٹیوں پر گزارا کر رہی ہے۔ تیل کی قلت کے باعث کارخانے بند ہو چکے ہیں۔ عالمی ادارہ خوراک نے یہ اعداد و شمار دیتے ہوئے کہا ہے کہ شمالی کوریا کے شہر نیم فاقہ کش، بے روزگاروں کی فوج کے نرغے میں ہے۔

بھارتی پارلیمنٹ میں مسلمانوں کی نمائندگی

بھارت کی پارلیمنٹ میں مسلمانوں کی نمائندگی کم سے کم ہوتی جا رہی ہے اس وقت پارلیمنٹ میں مسلمانوں کی نمائندگی 5 فیصد رہ گئی ہے۔ سیاسی جماعتیں مسلمانوں کو نظرانداز کر رہی ہیں۔ 1980ء کی لوک سبھا میں مسلمانوں کی تعداد 48 تھی جو کہ کم ہو کر 28 رہ گئی ہے۔

طالبان اور شمالی اتحاد میں سخت لڑائی

طالبان اور شمالی اتحاد کے درمیان زبردست لڑائی میں 200- افراد ہلاک و زخمی ہو گئے۔ کابل اور قندوز میں شمالی اتحاد کی پیش قدمی کے بعد طالقان پر طالبان کی بمباری سے 140 ہلاک و زخمی ہو گئے۔ شمالی اتحاد نے خان آباد میں طالبان کے ٹھکانوں پر حملہ کر کے 60- افراد ہلاک کر دیئے۔ شمالی اتحاد نے قندوز کے کئی پہاڑی ٹیلے طالبان سے آزاد کرا لئے کابل کا نواحی درہ گل بھی چھین لیا۔ طالبان نے ان اطلاعات پر کوئی رد عمل ظاہر نہیں کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 11- مئی- گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 25 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 40 درجے سنٹی گریڈ
12- مئی- غروب آفتاب- 6-58
13- مئی- طلوع فجر- 3-37
13 مئی- طلوع آفتاب 5-11

زرداری کی اپیل

سینیٹر آصف علی زرداری نے راولپنڈی احتساب بنچ کے اپنے خلاف فیصلہ پر سپریم کورٹ میں اپیل دائر کر دی ہے۔ اس اپیل میں کیس کی سماعت کے لئے سپریم کورٹ کی فل کورٹ (تمام کے تمام جج صاحبان) قائم کرنے کی درخواست کی گئی ہے۔ اپیل میں کہا گیا ہے کہ احتساب ایکٹ مجریہ 1997ء آئین پاکستان اور بنیادی حقوق کے منافی ہے۔ اسی طرح ایس۔ جی۔ ایس کوٹیکنا کیس کی سماعت اور سزا بھی خلاف آئین ہے۔ اپیل میں حکم امتناعی جاری کرنے کی درخواست بھی کی گئی ہے۔ اپیل میں یہ موقف بھی اختیار کیا گیا ہے کہ احتساب بنچ نے تعصب برتتے ہوئے سزا سنائی ہے۔ کیس کی شہادتوں اور شواہد میں قانونی سقم موجود ہے۔ اسکے علاوہ اپیل کنندہ کو استغاثہ کے بعض گواہوں پر جرح کرنے اور اپنے حق میں گواہی پیش کرنے کی اجازت بھی نہیں دی گئی۔ یہ اپیل عبدالحفیظ پیرزادہ اور فاروق نائیک ایڈووکیٹ کے ذریعے دائر کی گئی۔

نجم سیٹھی کہاں ہیں

وفاقی اور پنجاب کی صوبائی حکومتوں نے ہائی کورٹ میں ممتاز صحافی اور ہفت روزہ فرائیڈے ٹائمز کے ایڈیٹر نجم سیٹھی کے بارے میں لاعلمی کا اظہار کیا کہ وہ کہاں ہے اور کس نے ان کو گرفتار کیا ہے۔ اس پر ہائی کورٹ نے دونوں حکومتوں کے لاء افسروں کو بدھ تک مہلت دی ہے کہ وہ حتمی طور پر معلوم کر کے عدالت کو بتائیں کہ نجم سیٹھی کہاں ہے اور ان کی وکیل عاصمہ جہانگیر نے اس پر احتجاج کرتے ہوئے کہا کہ ان کا بیان ریکارڈ پر لایا جائے کہ اگر نجم سیٹھی کو کوئی نقصان پہنچا تو وزیراعظم اور وزیر اعلیٰ پنجاب براہ راست ذمہ دار ہوں گے عاصمہ جہانگیر نے کہا کہ یہ حبس بے جا کا کیس ہے ایک انسان غائب ہے عدالت میں حبس جا دائر ہوئی ہے اور معاملہ جمعہ تک لٹکایا جا رہا ہے۔ اس لئے عدالت محبوس کو پیش کرنے کا حکم دے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت جو کچھ کر رہی ہے یہ کسی فاشسٹ حکومت کا کام ہے۔ وکیل صفائی نے کہا کہ حکومت نے نجم سیٹھی کو بی بی سی کی فلم بنانے کے سلسلے میں گرفتار کیا ہے۔

بینظیر۔ مستقبل کا پروگرام

انگریزی اخبار سنڈے میل کے مطابق بینظیر بھٹو متحدہ عرب امارات میں دو ہفتے قیام کا ارادہ رکھتی ہیں۔ ان کی رہائش گاہ پر مسلح محافظوں کا پہرہ ہر وقت موجود رہتا ہے۔ یہ بات بھی اہم ہے کہ امارات کا پاکستان کے ساتھ ایسا کوئی معاہدہ نہیں جس کی رو سے ایک دوسرے کے ناپسندیدہ اشخاص کو اپنے اپنے ملک سے بے دخل کیا جاسکے۔

بینظیر کی گرفتاری

وفاقی وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ پاکستان میں لیڈر شپ کی کوئی کمی نہیں ہے۔ اور اگر بینظیر پاکستان آئیں تو انہیں فوری طور پر گرفتار کر لیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ بینظیر کے منظر سے ہٹ جانے سے کوئی فرق نہیں پڑے گا لیکن ابھی ان کے پاس سپریم کورٹ میں اپیل کا حق ہے جو وہ استعمال کر سکتی ہیں۔ ملک میں امن و امان کی حالت کے متعلق انہوں نے اطمینان کا اظہار کیا اور کہا کہ سندھ میں بھی صورت حال درست ہے۔ نجم سیٹھی کے متعلق انہوں نے کہا کہ وہ اس وقت آئی ایس آئی کی تحویل میں ہیں جو قومی سلامتی کے سلسلے میں ان سے پوچھ گچھ کر رہی ہے۔ لیکن افسوس کی بات ہے کہ سیاسی رہنما بغیر سوچے سمجھے اس سلسلے میں بیان بازی کر رہے ہیں۔

واپڈا کی آمدن میں کمی

وزیر اعظم محمد نواز شریف نے واپڈا میں فوجی آپریشن کے بعد اسکی آمدن میں کمی پر تشویش کا اظہار کیا ہے اور اس سلسلے میں رپورٹ طلب کر لی ہے۔ جو رپورٹ ان کو پیش کی جائے گی اس کی روشنی میں واپڈا میں فوجی آپریشن کے مستقبل کے بارے میں بھی حتمی فیصلہ کیا جائے گا۔ یاد رہے کہ وزارت پانی و بجلی نے واپڈا میں چار ماہ سے جاری فوجی آپریشن پر عدم اعتماد کا اظہار کیا اور فوجی آپریشن کو ہی آمدن میں کمی کی وجہ قرار دیا تھا جس پر وزیراعظم نے تشویش کا اظہار کیا اور اس کمی کو دور کرنے کے لئے تجاویز بھی مانگی ہیں۔ اس رپورٹ میں اس بات کا امکان ظاہر کیا گیا تھا کہ 142- ارب روپے کے آمدنی کے ہدف میں 52- ارب روپے کی کمی ہو سکتی ہے۔

ڈیوٹی پوری ہوگئی

چیف آف آرمی سٹاف جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ واپڈا میں جو ڈیوٹی ملی تھی وہ پوری ہو گئی ہے۔ چھ ماہ مکمل ہونے پر واپس چلے جائیں گے۔

سپریم کورٹ پر حملہ کیس

سینیٹر اور سابق وزیر اقبال حیدر نے سپریم کورٹ میں حملہ کیس میں شہادت دیتے ہوئے کہا کہ سپریم کورٹ پر حملہ مسلم لیگ نے کرایا ہے۔ فاضل عدالت کے جج جسٹس غفور مرزا نے کہا کہ بدقسمتی سے اب تک پریس یا پارلیمنٹ میں سے کسی نے ملزمان کے نام نہیں بتائے۔ ہمیں بتایا جائے کہ کس نے کیا کیا۔

ملکی دفاع کے لئے

وزیر اعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ ملکی دفاع کے لئے کچھ بھی کر سکتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ ایٹمی اسلحہ کی دوڑ شروع نہ ہو مگر ہمیں اس کی خلاف ورزی کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم تمام مسلمان ممالک کی کھل کر مدد کرنے کو تیار ہیں۔

اسلام آباد میں چینیوں کا مظاہرہ

اسلام آباد میں چینی افراد نے امریکہ کے خلاف مظاہرہ کیا اور امریکی سفارت خانے کی طرف بڑھنے کی کوشش کی مگر پولیس نے روک دیا۔ وائس آف امریکہ کے مطابق اسلام آباد کی تاریخ میں پہلی بار چینی عوام نے کوئی مظاہرہ کیا ہے۔

وزیراعظم اور وزراء بھی

وفاقی وزیر جاوید ہاشمی نے کہا ہے کہ وزیراعظم اور وزراء بھی احتساب سے محفوظ نہیں رہیں گے۔ بیوروکریٹس سمیت سب کا بے رحمانہ احتساب نہ ہوا تو پھر خونیں انقلاب کا راستہ کوئی نہیں روک سکے گا۔

برطانوی وزیراعظم کے نام بینظیر کا خط

محترمہ بینظیر بھٹو نے برطانوی وزیر اعظم ٹونی بلیئر کے نام ایک خط میں کہا ہے کہ نواز حکومت پاکستان کو طالبان سٹیٹ بنانے پر لگی ہوئی ہے۔ پاکستان میں آزادی صحافت کو لاحق سنگین خطرات کے سدباب کے لئے برطانوی وزیر اعظم مداخلت کریں۔ عالمی برادری پاکستان کے حکمرانوں کو اس بات کی اجازت نہ دیں کہ وہ ایٹمی پاکستان کو آمریت کے اندھیرے میں واپس دھکیل دیں۔

ملاقات ہوگئی

سابق صدر فاروق لغاری اور جماعت اسلامی کے سربراہ قاضی حسین احمد کی منصورہ (لاہور) میں ملاقات ہوگئی حکومت کے خلاف جدوجہد پر اتفاق رائے کیا گیا۔

سرکاری املاک کی فروخت سے روکیں

لاہور کے ایک وکیل نے ہائیکورٹ میں درخواست دی ہے کہ وفاقی اور صوبائی حکومتوں کو سرکاری املاک کی فروخت سے روکا جائے۔ حکومتیں سرکاری گیسٹ ہاؤس اور دوسری املاک فروخت کر رہی ہیں۔ یہ حکومت کی نہیں بلکہ ریاست کی ملکیت ہیں۔

پھر تلخی اور پابندی

سٹیل ملز ریفرنس کی سماعت کے دوران آصف زرداری اور فاضل جج جسٹس نواز عباسی کے درمیان ایک بار پھر تلخی ہو گئی۔ عدالت نے اخبار نویسوں کو تلخ جملوں کی اشاعت سے روک دیا۔

چاغی کے لئے 5- کروڑ

وزیر اعظم کی طرف سے ایٹمی دھماکے کرنے کی جگہ چاغی کی تعمیر و ترقی کے لئے جو دس کروڑ روپے دینے کا اعلان کیا تھا اس میں سے 5- کروڑ ادا کر دیئے گئے ہیں۔

ایک عدد اے سی نیشنل - ایک ٹن
برائے فوری فروخت ہے-
ضرورت منداحباب رابطہ کرسکتے ہیں
عبدالحمید صابر 24/18 دارالصدر شرقی
عقب ہسپتال ربوہ فون 211522

ہر قسم کے جدید اور روایتی زیورات کا مرکز
میاں انوار احمد
گولڈ سمتھ
نزد الائیڈ بنک اکرام مارکیٹ
اقصیٰ روڈ ربوہ- فون 213100

مقامی و گردونواح کے بیشمار نوجوانوں کا مستقبل سنوارنے کا علمبردار واحد با اعتماد تجربہ کار ادارہ
انسٹی ٹیوٹ آف کمپیوٹر اینڈ کامرس (ائرکنڈیشنڈ) قائم شدہ 1977ء
طلباء وطالبات کے لئے جدید Pentium کمپیوٹرز پر Latest کورسز کروانے کی پیشکش
پتہ - ریلوے روڈ گلی بالمقابل یوٹیلٹی سٹور دارالرحمت شرقی الف ربوہ (فون 343)

تمام موسموں کے مطابق - سیل محدود مدت کے لئے
نئے رنگوں نئے ڈیزائنوں کے مطابق نہایت ہی خوبصورت ایکسپورٹ کوالٹی کے برقعے کوٹ لیڈیز سوٹ ہر سائز میں تیار دستیاب ہیں- نیز ارگینزا لیلن کاٹن اعلیٰ کوالٹی کے کڑھائی والے لیڈیز سوٹ بھی تیار دستیاب ہیں- اور اصل لیڈیز کوٹ اور مردانہ سوٹنگ کے لئے کپڑا بھی دستیاب ہے- نیز نئے ڈیزائنوں میں برقعے لیڈیز کوٹ اور مردانہ تھری پیس سوٹ ڈبل بریسٹ سوٹ اور پتلون سفاری سوٹ کی معیاری سلائی بھی کی جاتی ہے- اور لیڈیز سوٹوں پر مشینی یونٹ پر کڑھائی کا بھی انتظام ہے-
ورائٹی اور اعتماد کا نام
ایم اشرف ٹیلرز اینڈ کلاتھ ہاؤس ریڈی میڈ گارمنٹس
فون گھر 04524-211368 - شوروم 04524-211365 گولبازار ربوہ